جناب غازی عزیز ۔ المملکۃ العربیۃ السعودیہ

مقالات

عقیقہ اور اس کے احکام

پس منظر یہ مضمون لکھنے کا داعیہ جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کا ایک فتویٰ پڑھ کر پیدا ہوا۔ جو آں موصوف نے "ماہنامہ" اقراء ڈائجسٹ" کراچی کے مجریہ ماہ جولائی ۱۹۸۵ء میں "دینی مسائل کا فقہی حل" کے مستقل عنوان کے تحت ایک مستفتی کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:

"جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ بھی جائز ہے۔ بھینس بھی ان جانوروں میں شامل ہے۔ اسی طرح جن جانوروں میں سات حصے قربانی کے ہو سکتے ہیں ان میں سات حصے عقیقے کے بھی ہو سکتے ہیں اور ایک لڑکے کے عقیقہ میں گائے ذبح کی جا سکتی ہے۔"[۱]

یہ فتویٰ پڑھ کر راقم الحروف نے اپنے ایک رفیقِ کار جناب مولانا سید احمد قادری صاحب (جو ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کے مستقل خریدار بھی ہیں) کی معرفت مدیر ماہنامہ "اقراء ڈائجسٹ" کراچی اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کو ۲۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو خطوط ارسال کئے اور ان سے اس فتویٰ کی وضاحت اور اس کے شرعی دلائل کتاب و سنت کی روشنی میں طلب کئے۔ ان دونوں خطوط کے جوابات تاہنوز نہ راقم کو براہِ راست موصول ہوئے اور نہ ہی "اقراء ڈائجسٹ" میں شائع کیے گئے۔ بلکہ ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء کے ماہنامہ مذکورہ کے اسی "دینی مسائل کا فقہی حل" کے زیرِ عنوان مزید یہ فتویٰ دیا گیا کہ:

"گائے، بیل اور اونٹ وغیرہ میں قربانی کے حصوں کے ساتھ عقیقہ

---

[۱] ماہنامہ "اقراء ڈائجسٹ" کراچی جلد ۱۰ شمارہ ۵ صفحہ ۲۶ مجریہ ماہ جولائی ۱۹۸۵ء

کے حصے بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔"[۱]

اسی مجریہ کے چند صفحات آگے یہ تحریر فرمایا گیا ہے:

"لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو حصے دینا مستحب ہے۔"[۲]

اسی ماہنامہ کے اگلے مجریہ میں عقیقہ کے متعلق ایک استفتاء اور اس کا جواب شائع ہوا ہے، جو ہدیۂ ناظرین ہے:

"(سوال) کیا عقیقہ پر خرچ ہونے والی رقم کسی قریبی رشتہ دار پر (جو غریب اور محتاج ہے) خرچ کی جا سکتی ہے یا نہ۔ ان دونوں ذمہ داریوں میں اولیت کس کو دی جائے، رشتہ دار کی خبر گیری اور اس پر خرچہ وغیرہ کی ذمہ داری کو یا عقیقہ سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری کو؟۔ الخ"

"(جواب) عقیقہ میں خرچ ہونے والی رقم اپنے رشتہ دار محتاج کو دیدیں کیونکہ ایسی حالت میں اس کی اعانت کرنا ضروری ہے لہٰذا اس کو اولیت دی جائے گی۔"[۳]

ان تمام مسائل کے جو جوابات مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے خود یا ان کی استفتاء کی ٹیم نے دیئے ہیں، ان کی موافقت میں کوئی ایک کمزور دلیل بھی تمام ذخیرۂ احادیثِ نبوی ؐ میں باوجود تلاشِ بسیار کے نہیں مل سکی۔ ان بے دلیل اور پے در پے خلافِ سنت فتاوی کے مضر نتائج کے پیشِ نظر راقم الحروف نے اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی روشنی میں عوام پر واضح کردوں کہ عقیقہ فی الواقع کیا ہے؟ اس کی تعریف، شرعی نوعیت و حقیقت و اہمیت و فوائد اور احکام کیا ہیں؟ خدا تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو دینِ خالص پر قائم رکھے اور ہمیشہ سنتِ محمدیؐ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عقیقہ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم "عق" یا "عقیقہ" کا لغوی معنیٰ "قطع" کرنا ہے

۱؎ ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ کراچی جلد ۱ شمارہ ۷ صفحہ ۱۸۴ مجریہ ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء

۲؎ ایضاً " " " صفحہ ۱۸۷ " " "

۳؎ ایضاً " " شمارہ ۸ صفحہ ۹۳ " اکتوبر ۱۹۸۵ء

عام بول چال میں بھی اہلِ عرب لفظ "عق" قطع کرنے کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں:

"عَقَّ وَالِدَيْهِ إِذَا قَطَعَهُمَا" [1]

ایک عرب شاعر کا شعر بھی "عق" کا یہی مفہوم ادا کرتا ہے:

بِلَادٌ بِهَا عَقَّ الشَّبَابُ تَمَائِمِي
وَأَوَّلُ أَرْضٍ مَسَّ جِلْدِي تُرَابُهَا [2]

شریعت کی اصطلاح میں لفظ "عقیقہ" کا معنیٰ یہ ہے کہ "ہر نومولود کی ولادت کے عموماً ساتویں دن بکری ذبح کرنا"۔ احادیث میں عقیقہ کو "نسیکہ" بھی کہا گیا ہے۔

اسلام سے قبل عقیقہ کا رواج

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے قبل بھی مختلف معاشروں میں عقیقہ کا رواج قائم تھا، اگرچہ ان کی شکلیں مختلف تھیں۔ عیسائی بپتیسمہ کی شکل میں عقیقہ کرتے تھے جب کہ عہدِ جاہلیت کے اہلِ عرب اور شرفاء مولود کا نام رکھتے وقت جانوروں کی قربانی کرتے اور ان کا خون مولود کے سر پر ملتے تھے [3]

اکثر مؤرخین اور سیرت نگاروں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیقہ کے متعلق اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ:

"آپؐ کی پیدائش کے ساتویں دن آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے آپؐ کی ختنہ کی، آپؐ کی پیدائش کی خوشی اور اعزاز میں قبیلہ والوں کو دعوت دی اور آپؐ کا نام محمدؐ رکھا۔" [4]

---

[1] یعنی اس نے اپنے والدین سے قطع رحمی کی۔ (ادارہ)

[2] تربیۃ الاولاد فی الاسلام ص ۴۴

(ترجمہ) یہ وہ شہر ہیں جہاں جوانی نے میرے تعویذات قطع کئے (یعنی میں یہاں جوان ہوا) اور اسی سرزمین کی مٹی نے میری جلد کو سب سے پہلے مس کیا۔ (ادارہ)

[3] شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا مرتبہ سید قاسم محمود مطبع شاہکار فاؤنڈیشن ص ۱۰۸۲

[4] زاد المعاد فی ہدی خیر العباد لامام ابن القیم ج ۱ ص ۳۵ و تاریخ اسلام مصنفہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ج ۱ ص ۹۰ و انگریزی ترجمہ حیوٰۃ محمدؐ مصنفہ ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصری ص ۴۸ طبع امریکہ وغیرہ

امام ابن القیمؒ اور امام ابن الجوزی حنبلیؒ نے بھی اس واقعہ کو صحیح بتایا ہے۔ ابو عمر ابن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ:

"اس باب میں ایک مسند غریب حدیث موجود ہے جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ: عبدالمطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختنہ ساتویں دن کی، ان کی (پیدائش کی خوشی اور) اعزاز میں (اہلِ قبیلہ) کو دعوت دی اور ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔"[1]

عقیقہ کی مشروعیت اور اس کے دلائل

ذخیرۂ احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سی ایسی احادیث موجود ہیں، جو عقیقہ کی مشروعیت وتاکید اور اس کے سنّت واستحباب کی وجوہات پر دلالت کرتی ہیں۔ ان احادیث کو ثقہ راویوں کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں سے چند احادیث ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ "حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ" (صحیح بخاری، کتاب العقیقہ)

"ابو نعمان، حماد بن زید، ایوب، محمد بن سیرین نے سلمان بن عامرؓ سے روایت کی ہے: "لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔"

حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین اور سلمانؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے[2] ان کے علاوہ کئی حضرات، عاصم، ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب نے سلمان بن عامر الضبی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے[3] یزید بن ابراہیم نے ابن سیرین سے اور انہوں نے سلمانؓ سے ان کا قول نقل کیا ہے[4] اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین نے سلمان بن عامر الضبی کا عقیقہ کے بارے میں بیان اس طرح نقل کیا ہے:

---

[1] اس حدیث کے متعلق یحییٰ بن ایوب کا قول ہے کہ "اس حدیث کو میں نے بجز ابن ابی السّری کے اہل الحدیث میں سے کسی بھی ایک شخص کے پاس نہ پایا۔"

[2]، [3]، [4] صحیح بخاری، کتاب العقیقہ

۲۔ "قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّ اَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى"
(صحیح بخاری، کتاب العقیقہ)

"بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس پر سے اذیت کو دور کرو۔"

۳۔ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ[1] بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُحْلَقُ وَيُسَمّٰى"
سنن ابی داؤد فی کتاب الاضاحی باب فی العقیقۃ و الترمذی والنسائی وابن ماجۃ و غیرھا بالاسانید الصحیحۃ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح)

"ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے ساتھ منسلک یا بندھا ہوا ہے۔ اس کے ساتویں دن اس کی طرف سے ذبیحہ کیا جائے گا، اس کا سر مونڈا جائے گا اور نام رکھا جائے گا۔"

اس روایت کی تمام اسناد صحیح ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔" امام نوویؒ نے بھی اس روایت کو اپنی کتاب "الاذکار" میں نقل کیا ہے[2]

عبداللہ بن ابی الاسود، قریش بن انس اور حبیب بن شہید عقیقہ کی حدیث کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

۴۔ "قَالَ اَمَرَنِيْ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَنْ اَسْاَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ

"مجھے محمد بن سیرین نے حکم دیا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انہوں نے عقیقہ کے متعلق حدیث کس سے سنی ہے؟ جب

---

[1] بعض احادیث میں "كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ" اور بعض میں "اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ" کے الفاظ بھی ملتے ہیں (ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد کتاب الاضاحی باب فی العقیقۃ)

[2] "اذکار" مصنفہ امام نوویؒ ص ۲۵۴

جُنْدُبٍ۔" میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "حضرت سمرۃ بن جندب رضؓ سے۔"

(صحیح بخاری کتاب العقیقۃ)

۵۔ امام اسحاق بن راہویہ نے حضرت بریدہ اسلمی رضؓ سے روایت کی ہے:

"اِنَّ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلَی الْعَقِیْقَۃِ کَمَا یُعْرَضُوْنَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ"[۱] بے شک قیامت کے دن لوگوں کو پنج وقتہ نماز کی طرح عقیقہ پر بھی پیش کیا جائے گا۔"

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں "کِتَابُ الْعَقِیْقَۃِ" کے زیرِ عنوان "اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الصَّبِیِّ فِی الْعَقِیْقَۃِ" یعنی "عقیقہ کے وقت بچے کی اذیت دور کرنا" ایک مستقل باب قائم کیا اور اس میں عقیقہ سے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ اسی طرح دوسرے ائمہ حدیث رحمہم اللہ نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں عقیقہ کے متعلق مستقل ابواب مقرر کیے اور اس ضمن کی احادیث جمع کی ہیں۔

عقیقہ کی مشروعیت کے اثبات میں یہاں اور بہت سی احادیث پیش کی جا سکتی ہیں لیکن لاحاصل طول اور تکرارِ مبحث سے بچنے کے لیے بعض احادیث کو احکام بیان کرتے وقت آگے پیش کیا جائے گا۔

(جاری ہے)

---

[۱] محلّی ابن حزم ص۵۲۵، تحفۃ المودود ص۳۸ لیکن اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔ (ادارہ)

[۲] موطأ امام مالک میں مذکور ہے:

"جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ اور عروۃ بن زبیر تابعیؒ اپنی اولاد کا عقیقہ کیا کرتے تھے۔"

اور موطأ امام محمد کے حاشیہ پر یہ تصریح موجود ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقیقہ کیا کرتے تھے۔"

(تعلیق الممجد حاشیہ موطأ امام محمد طبع کراچی ص۲۹۱ حاشیہ ۲)